اسلامیات کی پہلی کتاب

سلام

رہنمائے اساتذہ

ناظمہ رحمٰن

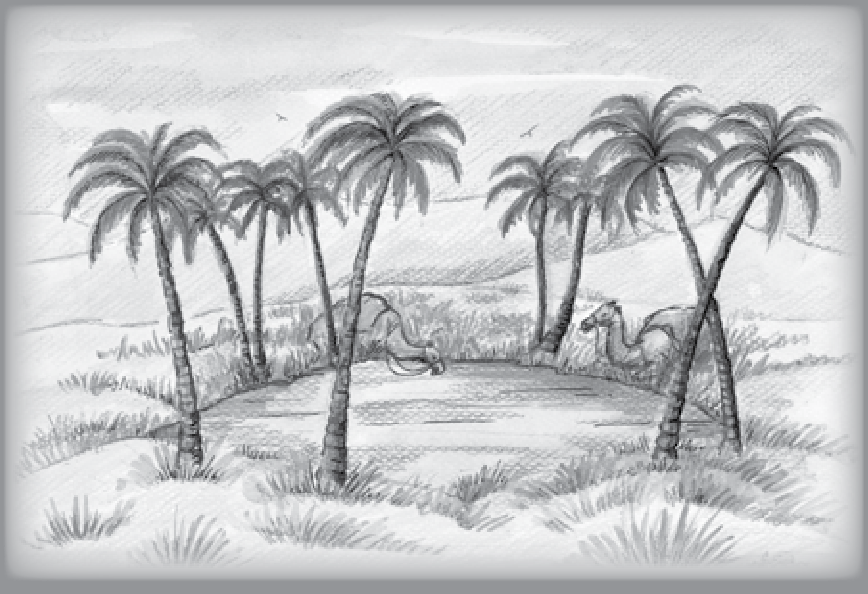

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

تعارف

اسلامیات کی کتابوں کا یہ سلسلہ میرے لیے ایک معجزے سے کم نہیں۔ ایک عرصے سے دل میں ایک ہوک سی تھی کہ اسلام جیسے پیارے اور عملی دین کے لیے میں کچھ ایسا کام کروں کہ ہماری نسلیں اس مذہب کی روح ،حُسن اور گہرائی کو سمجھ کر دل سے قبول کرتے ہوئے اسے اپنے اندر کچھ اس طرح اتار لیں کہ ان کی چال ڈھال ،گفتار ، اُٹھنے بیٹھے ،غرض ہر عمل میں اس مذہب کی تعلیمات کی جھلک نظر آئے اور اسلام ، جو خود دین عمل ہے ، اسے صرف زبانی کلامی حد سے باہر نکال کر عملی صورت میں اپنی زندگی کے ہر شعبے میں رواں دواں دکھا سکیں۔ بس اسی جذبے کے تحت میں نے اللہ کی مدد کے ساتھ کتابوں کے اس سلسلے پر کام کیا۔ میں کہاں تک کامیاب رہی ، یہ اساتذہ کی کوششیں اور کتاب کا استعمال ہی بتا سکے گا۔ بہرحال اچھی امیدیں وابستہ رکھنا ہر مسلمان کا کام ہے اور میں اسی سوچ کے ساتھ سرگرمِ عمل ہوں۔

مقصد

کتاب کے اس سلسلے کا مقصد اپنی نسلوں کے عمل اور سوچ میں اسلام کی روح شامل کرنا ہے۔ اساتذہ کا یہ فرض ہے کہ اسی جذبے کے ساتھ کتاب کے ذریعے اور کتاب کو عملی کتاب کے طور پر استعمال کرتے ہوئے ننھّے بچّوں کو تعلیم دیں تاکہ آج کا یہ بچّہ اپنی جڑوں میں اسلام کے رچاؤ کو لے کر آگے بڑھے اور اچھّا انسان اور مسلمان بن جائے۔

اس مقصد کے حصول کے لیے اساتذہ کو یہ سیکھنا ہوگا کہ کتاب کس طرح استعمال کی جائے کہ بچّے تک اس کا زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے۔ توقع ہے کہ اسلامیات کا مضمون پڑھانے میں اساتذہ پورا پورا تعاون کرکے اسے دلچسپ اور پُراثر بنا کر دکھائیں گے۔ دین سے محبّت اور اس میں دلچسپی ہی نئے دریچے کھولنے میں ہماری مددگار ثابت ہوگی۔

اساتذہ خود بھی کتاب کی گہرائی کا بغور مطالعہ کرکے اپنی فہم وفراست اور تجربے کی مدد سے مزید کارآمد اضافے کر سکتے ہیں۔

عنوانات

باب اوّل: القرآن الکریم

- حفظِ قرآن و ناظرہ ۱
- اعادہ ۴

باب دوم : ایمانیات و عبادات

- یہ دنیا اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے ۵
- اچھّے کام ، بُرے کام ۹
- ہماری نماز ۱۰
- پانچ نمازیں ۱۲
- وضو کیسے کرتے ہیں؟ ۱۳
- مسجد کیا ہے؟ ۱۴
- آسمانی کتابیں ۱۸
- قرآنِ مجید اللہ کی آخری کتاب ۱۹

باب سوم : سیرتِ طیّبہ ﷺ

- ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کا بچپن اور بچّوں سے پیار ۲۲

باب چہارم: اخلاق و آداب

- امّی ابّو سے پیار ۲۶
- اسلام میں میل جول ۲۸

باب اوّل : القرآن الکریم

حفظ قرآن و ناظرہ

بچّوں نے ابتدائی جماعت میں پہلا کلمہ سیکھ لیا تھا۔ اب انھیں دوسرا کلمہ سکھانا ہے۔ کیونکہ یہ تھوڑا طویل ہے اس لیے اس کے ٹکڑے کرکے تھوڑا تھوڑا یاد کروایئے۔ یہ ٹکڑے یا حصّے کتاب میں (الف) (ب) اور (ج) کے نام سے موجود ہیں ، اسی ترتیب سے سکھایئے۔ پہلے (الف) کو خود پڑھ کر سنایئے ، پھر جماعت سے drill کروایئے۔ عربی کا حصّہ خوب یاد کروایئے۔ بار بار سنیے ، جب آپ کو اطمینان ہوجائے کہ اب بچّوں نے عربی کا پہلا حصّہ یاد کرلیا ہے تو ترجمہ بھی اسی طریقے پر انفرادی اور اجتماعی drill کے ساتھ یاد کروایئے۔ بہت آسان الفاظ میں اس کو کھول کر سمجھایئے کہ گواہی دینا کیا ہوتا ہے اور اس کا کیا مطلب ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ ہمیں کس طرح اپنی نمازوں میں اور مشکل کے وقت مدد مانگنے کے لیے اللہ اور صرف ''اللہ'' کو پکارنا چاہیے۔ صرف اسی میں یہ طاقت ہے کہ ہماری مدد کرے۔ کسی انسان میں یہ طاقت نہیں۔
اس حصّے (الف) کی عربی اور اُردو ترجمہ کو بار بار کئی دن تک یاد کرواتے رہیے۔ اعادہ ضروری ہے۔

> نوٹ: یاد رکھیے کہ ناظرہ کے ساتھ ساتھ آپ کو سبق کی طرف بھی جانا ہے۔ یا تو ناظرہ کے لیے کوئی دن مقرر کرلیجیے یا پھر اسلامیات کے پیریڈ میں ۵ منٹ ناظرہ اعادہ اور ناظرہ کا نیا سبق کرواکر سبق کے عنوان کی طرف آیئے۔ کلمے کے حصّہ (ب) اور (ج) کو بھی ان ہی ہدایات کے مطابق پڑھایئے۔

اساتذہ کی آسانی کے لیے حفظ و ناظرہ کی ہدایات ایک ساتھ پیش کی جارہی ہیں تاکہ سبق پڑھانے کے ساتھ ساتھ آپ حفظ و ناظرہ کا جو حصّہ بھی پڑھائیں اس کے لیے آپ کے پاس ضروری ہدایات موجود ہوں۔

سورۃ الناس

(الف) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ

پہلے عربی کے اس حصّے کو خوب یاد کروایئے۔ کئی دن تک بچّے اتنے حصّے کو دہراتے رہیں۔
عربی کا جو حصّہ آپ نے یاد کروایا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے جسے آپ عربی حصّے کو یاد کروانے کے بعد یاد کروائیں گے۔

ترجمہ : کہو کہ میں انسانوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں یعنی لوگوں کے حقیقی بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود برحق کی۔

تشریح : بچّوں کو طوطے کی طرح ترجمہ رٹوا دینا مقصود نہیں بلکہ ان کو کچھ باتیں ذہن نشین کروانی ہیں۔ مثلاً :

۱۔ ''پروردگار'' وہ لفظ ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ لوگوں کے معبودِ برحق کی۔ ''معبودِ برحق'' کے معنی بتائیے۔ وہ جو سچ ہے حق ہے اور ''معبود'' یعنی عبادت کے لائق ہے۔ اس کی طاقت کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس کے بس میں ہر کام ہے۔ وہ سب سے بڑا بادشاہ ہے۔ وہی انسانوں کو پالنے والا ہے۔

اس طرح یاد کروائیے اور کئی دن تک اس سورت کے پہلے حصّے کی عربی اور پھر ترجمہ یاد کرواتے رہیے۔

نوٹ : کلمے کا بھی اعادہ کرتے رہیے۔ وقفہ زیادہ آیا تو طالب علم کلمہ اور ترجمہ بھول جائیں گے۔

اس کے بعد سورت کا دوسرا حصّہ (ب) شروع کیجیے۔

(ب) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ۝

اوپر بتائے ہوئے طریقے کے مطابق عربی کا یہ دوسرا حصّہ یاد کروائیے۔ پھر پہلا اور دوسرا حصّہ ملا کر یاد کروائیے۔ انفرادی اور اجتماعی drill کروا کر مختلف بچّوں سے انفرادی طور پر سُن کر اطمینان کیجیے کہ کچھ یاد ہو رہا ہے اور سمجھ میں آ رہا ہے کہ نہیں۔

حصّہ ''ب'' کی عربی یاد کروانے کے بعد اس کا ترجمہ بچّوں کو ذہن نشین کروائیے۔

ترجمہ : (اس بڑے) وسوسہ انداز کی بُرائی سے جو (اللہ کا نام سُن کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

''وسوسہ'' کا مطلب سمجھائیے۔ یقین کو ہلا دینے والا جو شک و شبہ پیدا کر کے اللہ پر یقین کو کم کر دے۔ ایسوں سے پناہ مانگتا ہوں یعنی ایسوں سے دور رہنے کی دعا کرتا ہوں جو اللہ کی ذات کے متعلق دلوں میں شک و شبہ پیدا کرتے ہیں۔

(ج) الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ۝

ترجمہ : جو لوگوں کے دلوں میں اللہ کے بارے میں وسوسے ڈالتا ہے۔ (تشریح اوپر بتا دی گئی ہے)

(د) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ٥

عربی یاد کروا کر ترجمہ یاد کروائیے۔

ترجمہ: خواہ وہ جنّات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

نوٹ: یہاں یہ بتاتے چلیے کہ اللہ نے انسانوں کے علاوہ فرشتے اور جن بھی بنائے ہیں۔ انسان کو مٹی سے بنایا گیا۔ فرشتے نور (روشنی) سے اور جنات آگ سے بنائے گئے ہیں۔

اس پوری سورت کو ہدایات کے مطابق یاد کروائیے اس میں عربی، ترجمہ اور تشریح شامل ہے۔ اس سورت کو یاد کرنے کے لیے کافی وقت دیجیے اور جلدی جلدی یاد نہ کروائیے۔ حصّے اس لیے کیے گئے ہیں کہ بچّوں پر بار نہ ہو۔ وہ آرام آرام سے پڑھیں، یاد کریں، سمجھیں اور آگے بڑھیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

زبانی یاد کروائیے۔ اس میں حصّے کرنے کی ضرورت نہیں۔ عربی یاد کروانے کے بعد ترجمہ بھی بغیر حصّے کیے ہوئے یاد کروائیے۔

تدریس کے عمل کو مؤثر اور دلچسپ کیسے بنائیں

اساتذہ معاشرے میں اپنے پیشے کے تقدس کے حوالے سے ایک خاص عزت اور مقام رکھتے ہیں۔ تمام دیگر مضامین ایک طرف اور اسلامیات پڑھانے والا استاد ایک طرف۔ اسلامیات پڑھانے والے اساتذہ کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں۔ آپ کو اسلامی اقدار کا رول ماڈل بن کر دکھانا ہے تاکہ بچّوں کو یہ معلوم ہو کہ وہ جو پڑھ رہے ہیں اسے انھوں نے آپ کی شخصیت میں دیکھا بھی ہے۔

اسلام دینِ عمل ہے اور ہمیں اس کی تعلیم میں ''عمل اور عملی باتیں'' سکھانی ہیں۔ یہ رٹنے اور زبان سے کہنے کا علم نہیں بلکہ برتنے کا علم ہے۔

اسلامیات کے اساتذہ کو اپنی گفتگو، عمل اور اخلاق سے بچّوں کو متاثر کرنا ہے اور ان کے ذہنوں میں بٹھانا ہے کہ ''اسلام'' سلامتی کا دین ہے اور اس میں پیار، محبّت، نرمی، ہدایت، تنبیہ کی کتنی اہمیت ہے۔ اسلامیات کا استاد بچّوں کی اسلامی طریقے پر کردار سازی کا جتنا ذمہ دار ہے اور جتنی خوب صورتی سے وہ یہ کام کر سکتا ہے دوسرے استاد اس درجے پر فائز نہیں۔

اسلامیات کے اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ ناظرہ قرآن کی تعلیم کے لیے اپنا عربی تلفظ درست کریں تا کہ عربی الفاظ کی ادائیگی درست طریقے پر کر کے بچّوں کو صحیح اصولوں پر سکھا سکیں۔

سبق کا ہر عنوان بتا رہا ہے کہ ہر سبق کے اندر دی گئی تعلیم مسلمان بچّے کے لیے کتنی اہم ہے۔ برائے مہربانی اس کی اہمیت اور افادیت پر نظر رکھ کر سبق کی تدریس کیجیے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھے اس عظیم مشن میں کامیاب فرمائے۔ (آمین)

اعادہ

اس صفحہ پر تمام اہم نکات لکھ دیے گئے ہیں۔ یہ تمام آیات کا نچوڑ اور آگے آنے والے اسباق کی بنیاد ہیں۔ ان کو بہت اچّھی طرح یاد کروائیے۔ اگر یہ نکات ذہن نشین ہو گئے تو آگے کے اسباق میں بھی مدد مل سکے گی۔

باب دوم : ایمانیات و عبادات

یہ دنیا اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے

اللہ کی قدرت اور طاقت بیان کرنے کے لیے یہ عنوان دیا گیا ہے۔ اس سبق کو پڑھانے سے پہلے کچھ سرگرمیاں ضروری ہیں جو سبق کو آسان اور دلچسپ بنادیں گی۔

اس سبق کے ذریعے بچّوں کی قوتِ مشاہدہ کو تیز کرنا بھی مقصود ہے۔ بچّوں کو اللہ کی بنائی ہوئی مختلف چیزوں پر غور کرنا سکھائیے جیسے خود ہمارے جسم میں آنکھ، کان، زبان، سُننا، بولنا، چلنا، ہمارے ہاتھ، پیر، سب بہت بڑی نعمتیں اور انعامات ہیں جنھیں اللہ نے بنایا ہے۔ کوئی انسان کوئی جن، کوئی ڈاکٹر ان چیزوں کو پیدا نہیں کرسکتا۔ کمرے کی کھڑکی سے باہر جھانکیں تو ہمیں کیا کیا چیزیں اللہ کی قدرت کے حوالے سے نظر آتی ہیں۔ بچّے چیزوں کے نام لیتے جائیں اور استاد بورڈ پر لکھتے رہیں۔ جلد ہی ایک فہرست تیار ہوجائے گی۔

نوٹ: یہاں ضروری ہے کہ بچّے کو احساس دلایا جائے کہ اللہ کی بنائی ہوئی ہر چیز اہم ہے۔ سورج کے متعلق بات کیجیے کہ اس کی روشنی ہمیں کیا دیتی ہے۔ اُجالا، پھر ساری فصلیں سورج کی روشنی سے پکتی ہیں۔ ہزاروں بیماریوں کے جراثیم مرتے ہیں وغیرہ۔

- چیزیں گنوانے کے بعد درخت، پھل، پھول، جڑی بوٹیوں کے فوائد گنوائیے۔ درخت کھانے کی چیزوں کے علاوہ دوائیں بھی مہیا کرتے ہیں۔
- جانوروں کے فوائد بتائیے۔ جانور ہمیں سواری کے لیے، گوشت، اُون، دودھ اور چمڑا حاصل کرنے کے لیے چاہیے ہوتے ہیں۔ ان تمام چیزوں کے بغیر ہماری زندگی ناممکن ہے۔
- سمندر اور دریا کے فوائد بتائیے۔ سمندر میں جہازوں کا چلنا، تجارت، سمندر سے مچھلی، جھینگا، قیمتی موتیوں کی فراہمی سمیت کیا کیا نعمتیں ملتی ہیں۔ سمندروں کی وجہ ہی سے دنیا بھر میں بارشیں ہوتی ہیں۔
- رشتوں کی اہمیت بتائیے کہ انسان تنہا نہیں رہ سکتا، اس کو ماں باپ، بھائی بہن اور بہت سے رشتے اللہ نے عطا کیے جو سب نعمت ہیں۔

اہم بات یہ ہے کہ طلبا کو یہ باور کروائیے کہ تمام تر نعمتیں جو اللہ نے دی ہیں ان کو پانے کے بعد اللہ کا ایک حق بنتا ہے کہ ہم اس کا شکر ادا کریں اور عبادت کریں اور کسی چیز کو ضائع نہ کریں۔ رزق، پانی، پیڑ، پودے، درخت، پھول، جانور کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ اللہ کی نعمتوں کو احتیاط سے خرچ کریں۔

نوٹ: یہ باور کروائیے کہ اللہ کی نعمتوں کو ہم اس وقت حاصل کر سکتے ہیں جب ہم اللہ کو راضی رکھیں اور اس کی شرط یہ ہے کہ علم حاصل کریں، بڑوں کی عزت کریں، اللہ کے محبوب نبی کریم ﷺ سے بے پناہ محبت کر کے ہر اس کام کو اختیار کریں جو نبی کریم ﷺ کا طریقہ تھا اور ان پر درود بھیجیں (جو سکھایا بھی جا چکا ہے)۔

امدادی اشیا

ایک بڑا سا چارٹ ہو جس پر اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں کی تصاویر یا تو بنوائیے یا چپکوائیے۔ جماعت میں اس کو آویزاں کر کے یہ پوچھیے کہ کون سی چیز اللہ کی بنائی ہوئی ہے، اس پر مارکر سے (✓) کا نشان لگائیں اور جو چیز انسان کی بنائی ہوئی ہے اس پر (×) کا نشان لگائیے۔ اس طرح بچّوں کے ذہنوں میں یہ نام بیٹھ جائیں گے۔

ماڈل

جماعت کی کسی میز پر ایسی چیزیں رکھوائیے جو اللہ کی بنائی ہوئی ہیں۔ جیسے پھل (اصل یا مٹّی کے بنے ہوئے)، سیپی، پتھر، پودے، بیج، پھول، میوے اور جو جو کچھ آسانی سے حاصل ہو سکتا ہے اور دوسری میز پر وہ چیزیں رکھیے جو انسان نے بنائی ہیں۔ یہ بڑی دلچسپ سرگرمی ہو گی جسے بچّے دل لگا کر خوشی سے کریں گے۔

گھر کا کام

بچّوں کو پچھلی سورتوں میں سے ایک یا دو آیات بطورِ اعادہ دوبارہ یاد کرنے کو دیجیے۔ (عربی اور ترجمہ دونوں)

ورک شیٹ:

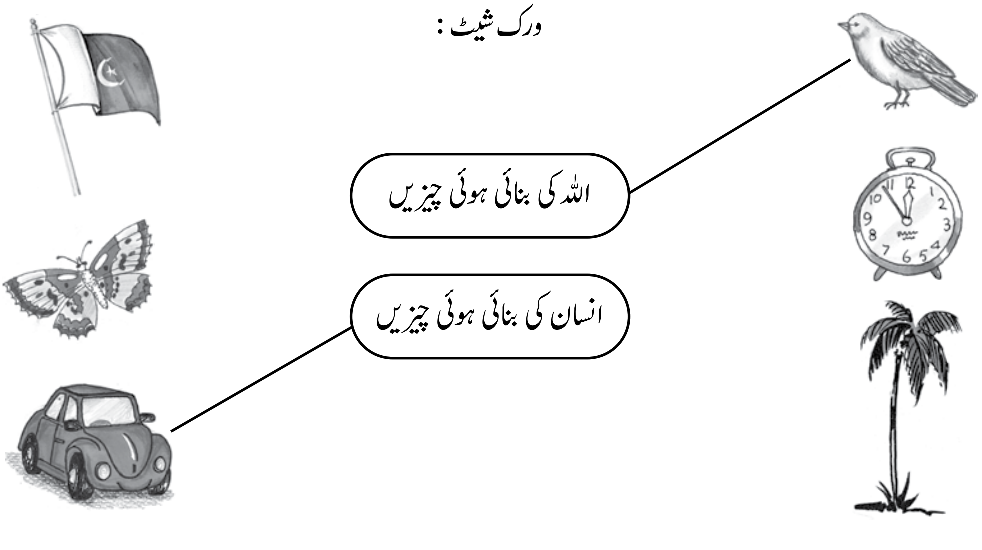

فلو چارٹ :

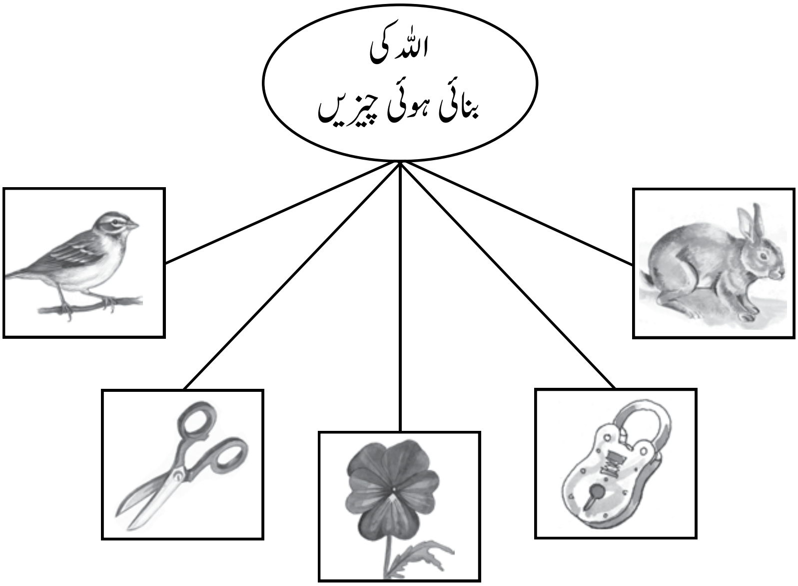

۱۔ کتاب کے صفحہ نمبر 6 پر دیے گئے سوالات و جوابات کو دلچسپ انداز میں زبانی حل کروائیے۔ جہاں جواب دینے میں بچّوں کو دشواری ہو ان کی رہنمائی کیجیے۔ بچّے کی سبق اور مضمون میں دلچسپی قائم رکھنا ہماری اور آپ کی ذمہ داری ہے۔ (سوال جواب ایک ہی دن میں سارے حل نہ کروائیے ، ان کو دو یا تین دن کا وقت دیجیے)

ہدایات کے مطابق کلمے اور ترجمے کا اعادہ بھی کروائیے۔

نوٹ: نمبر دینا ضروری نہیں۔ اگر چاہیں تو نمبر دیجیے ورنہ نہیں۔

۲۔ جملے مکمل کرنے کی مشق میں خالی جگہ کو پُر کروانے کے لیے بچّوں سے زبانی جواب لیجیے اور اس کو بورڈ پر لکھ دیجیے تاکہ وہ بچّے جو لکھائی میں کمزور ہیں ان کی دل شکنی نہ ہو۔

۳۔ دی گئی دو اہم باتوں کو خوب یاد کروا دیجیے۔

۴۔ رنگ بھرنے کی یہ مشق بچّوں کی تفریح اور ان کو پسند کی سرگرمی فراہم کرنے کے لیے دی گئی ہے ان کو اس کا مزہ لینے دیجیے۔ جس طرح اور جیسا رنگ چاہیں بھریں۔

۵۔ بچّوں کو اسلامیات کے جوابات لکھنے میں دشواری ہوتی ہے اس لیے سبق کی مناسبت سے چند الفاظ چُن کر لکھنے کی مشق کروائی گئی ہے۔ لکھائی کی یہ مشق اپنی نگرانی میں کروائیے۔ اس کام کو پورا ایک دن دیجیے۔ کاپی میں لکھوائیے۔

٦۔ بچّے پہلی دفعہ ذخیرۂ الفاظ کی مدد سے جملے پورے کریں گے اس لیے ان کی پوری مدد کیجیے۔ پہلے ذخیرۂ الفاظ کے ہر لفظ کو پڑھا کر drill کیجیے۔ پھر جو لفظ جس نمبر کے جملے کے لیے درست ہو اس لفظ کے آگے اس کا نمبر لکھوائیے۔

مثلاً (اچّھی v) (دیکھ iii) (دنیا iv) (موجود ii) (ایک i)

صفحہ نمبر ۸ پر دی گئی ہدایات کے مطابق کام کروائیے۔

۷۔ صفحہ نمبر ۹ پر خوش خط لکھنے کے لیے جملہ دیا گیا ہے۔ اس کو اپنی نگرانی میں خوش خط لکھوا کر بچّوں کو لکھائی کی مشق کروائیے۔ پھر بچّوں کو فرداً فرداً بلا کر بورڈ پر لکھوائیے اور یہی جملہ ان کی کاپی میں بھی لکھوائیے۔

۸۔ ''اللہ'' کے نام کے فلو چارٹ کی مدد سے اللہ سے متعلق تمام نکات دو، دو یا تین، تین کر کے یاد کروائیے۔ یہ مشق تمام سبق کا نچوڑ ہے۔

امدادی اشیا

فلیش کارڈز بنائیے جس میں کچھ پر درست الفاظ ہوں اور کچھ پر غلط اور بچّے ان میں سے چُن کر ''اللہ'' لکھے ہوئے فلیش کارڈز سے ملائیں۔ جیسے

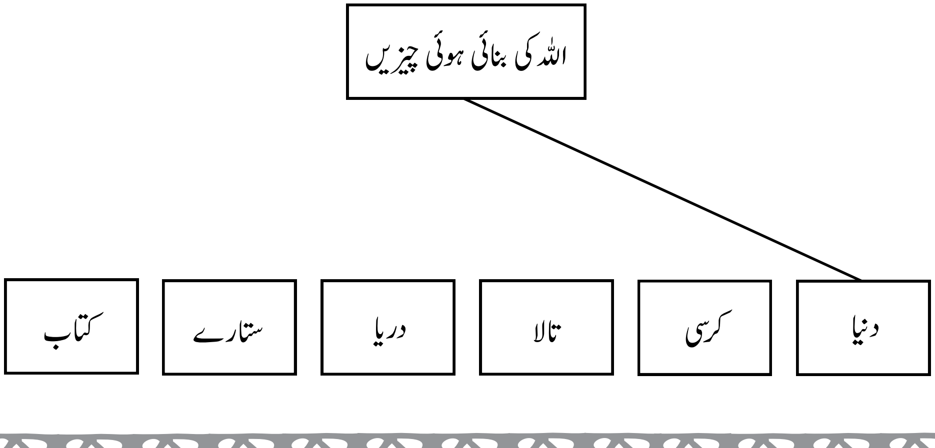

اچھّے کام بُرے کام

پہلے بچّوں کو متحرک (آمادہ یا تعارف) کرنے کے لیے کچھ سوال پوچھیے۔ مثلاً (۱) چوری کرنا اچّھا کام ہے یا بُرا کام؟ (۲) جھوٹ بولنا اچّھا کام ہے یا برا کام؟ (۳) امّی ابّو اور بڑوں کی بات نہ ماننا اچّھا کام ہے یا بُرا کام؟ (۴) اپنے کپڑوں کو گندا کرنا اچّھا کام ہے یا بُرا کام؟ اسی طرح متعدد سوالات کر کے بچّوں میں جوش، جذبہ اور دلچسپی پیدا کیجیے۔ ہر بچّے سے پوچھیے کہ وہ اپنا کیا ہوا کوئی اچّھا کام بتائے۔ بچّے بڑی خوشی سے اس سرگرمی میں حصّہ لیں گے، موقع سے فائدہ اُٹھا کر کمرۂ جماعت میں بچّے جو ایک دوسرے کے ساتھ شرارتیں کرتے ہیں ان کا بھی احاطہ کر لیجیے۔ مثلاً کیا یہ اچّھی بات ہے کہ آپ کسی بچّے کے بستے سے کوئی چیز نکال لیں؟ کیا برابر بیٹھے ہوئے بچّے کے کام کی نقل کرنا اچّھی بات ہے؟ کیا کسی کے بستے سے پیسے نکالنا اچّھی بات ہے؟

نوٹ: یہ بات ضرور باور کروا دیجیے کہ اگر کوئی بچّہ اپنی چیز نہیں دیکھ رہا یا استاد سے چھپ کر آپ نے کسی کے بستے سے کوئی چیز نکال لی ہے تو یہ نہ سمجھئے کہ کوئی نہیں دیکھ رہا۔ ایک ذات اللہ کی ہے جو ہر چیز دیکھتا ہے، جانتا ہے اور سُنتا ہے۔ اس سے ہم کبھی بھی اور کہیں بھی نہیں بچ سکتے۔ اس مشق کے بعد دوسرے دن سبق کے مواد کی طرف آئیے۔

اللہ کی بنائی ہوئی مخلوقات بتائیے (۱) انسان (۲) فرشتے (۳) جنات۔ انسان کو اللہ نے مٹی سے، فرشتوں کو نور (روشنی) سے اور جنات کو آگ سے بنایا ہے۔ یہ موثر انداز میں بتائیے کہ اللہ نے اپنی تمام مخلوق میں سے انسان کو بہترین مخلوق کہا ہے۔ وجہ بھی بتائیے۔ انسان چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ انسان کو اللہ نے دماغ، دل اور سوچ دی ہے۔

فرشتے نور سے بنائے گئے ہیں۔ وہ ہمیں نظر نہیں آتے۔ ان کا کام اللہ کی عبادت اور صرف اس کا حکم ماننا ہے۔ لیکن ہر انسان کے ساتھ فرشتے مقرر ہیں جو تمام اچھی اور بُری باتوں کو لکھتے ہیں۔ ان فرشتوں کو ''کراماً کاتبین'' کہتے ہیں۔

یہ فرشتے ہمارے ہر عمل پر نظر رکھتے ہیں۔ یہ فرشتے قیامت کے روز ہر انسان کے اچّھے اور بُرے کاموں کی فہرست اللہ کے آگے رکھیں گے۔ جن کے اچّھے کام زیادہ ہوں گے وہ ''جنّت'' میں بھیج دیے جائیں گے۔ اللہ ایسے لوگوں سے پیار کرتا ہے اور انعام دیتا ہے۔

نوٹ: پچھلے سبق میں اچھے اور بُرے کاموں پر کافی مشقیں اور کام کروا دیا گیا ہے۔ اس لیے اس کتاب کے صفحہ ۱۱ پر دی ہوئی فہرست کو زبانی یاد کروائیے اور بچّوں سے زبانی پوچھ لیجیے کہ اللہ کے پسندیدہ کام کون سے ہیں اور کون سے وہ کام ہیں جو اللہ کو پسند نہیں۔ اسے صرف اعادے کے طور پر کروائیے اور اس کام کو زیادہ وقت نہ دیجیے۔

مشق

۱۔ کتاب کے صفحہ ۱۲ پر دیے گئے سوال کے درست جوابات پر نشان لگائیے۔
یہ مشق پہلے زبانی حل کروائیے اور پھر بچّے اس مشق کو خود حل کریں۔ جو درست جواب ہو اس پر (✓) کا نشان لگائیں۔

۲۔ خوش خط لکھیے۔ الفاظ پر پنسل پھیر کر لکھنا سیکھنا ہے۔ اس کام کو اپنی نگرانی میں کروائیے تاکہ بچّے درست طریقے پر لکھنا سیکھیں۔
صفحہ ۱۳ پر دی گئی مشق کے سوال نمبر ۳ اور ۴ کو بھی زبانی حل کروائیے اور پھر بچّوں سے کہیے کہ وہ اس کو خود حل کریں۔ اس کام کے نتائج دیکھ کر آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ بچّے کتنا سیکھ گئے اور کتنا کام اب خود کرنے کے اہل ہو گئے ہیں۔

پراجیکٹ

یہ ایک دلچسپ سرگرمی ہے۔ سارے جملے زبانی پڑھائے جا چکے ہیں، ضرورت ہو تو پراجیکٹ سے پہلے ایک اور drill کرادیجیے اور پھر ہدایات کے مطابق انفرادی شیٹ تیار کروائیے۔ ہر بچّے کا کام سافٹ بورڈ پر لگانے کی کوشش کیجیے۔

ہماری نماز

سبق شروع کرنے سے پہلے نماز کے بارے میں بچّوں سے گفتگو کر کے اندازہ لگائیے کہ نماز ان کے نزدیک کیا ہے۔ سوالات بھی کیجیے کہ کس کے گھر میں کون کون نماز پڑھتا ہے، نماز کیوں پڑھتے ہیں، وغیرہ۔ کتاب میں اور کتاب کے علاوہ نمازیوں اور مساجد کی تصویریں دکھا کر بچّوں کے ذہنوں کو آمادہ کیجیے۔ سبق شروع کرنے سے پہلے سبق کی طرف ذہنوں کو آمادہ کرنے کے لیے جو مشقیں کی جاتی ہیں ان کو تحریک یا آمادگی کہا جاتا ہے۔

بچّوں سے یہ بھی پوچھیے کہ کیا ہم نماز ہر جگہ کسی بھی طرف منھ کر کے پڑھ سکتے ہیں؟ کیا ہم گندے کپڑوں یا گندے جسم کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں؟

یہ بھی پوچھیے کہ نماز پڑھنے سے پہلے ہر ایک کو کیا کرنا چاہیے؟ یہاں مقصد یہ ہے کہ کیا بچّوں کو لفظ ''وضو'' کے بارے میں معلوم ہے؟ اگر جماعت کا کوئی بچّہ درست جواب دے دیتا ہے تو اس کے لیے شاباش کا کوئی طریقہ اختیار کیجیے اور بورڈ پر لکھ کر بتائیے کہ نماز کے لیے سب سے پہلے وضو کیا جاتا ہے، پھر نماز کے مقررہ وقت پر مسجد جا کر یا گھر میں صاف جگہ، پاک صاف کپڑوں اور پاک جسم کے ساتھ خانۂ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے جسے قبلہ بھی کہتے ہیں۔ پاکی مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ اگرچہ بچّے چھوٹے ہیں لیکن ذہن میں ضرور ڈال دیجیے کہ ایک پاکی جسم کی ہوتی ہے اور ایک پاکی دل اور روح کی ہوتی ہے۔ نہانا، وضو کرنا، پاک کپڑے پہننا جسمانی صفائی ہے۔ دل کو بُری باتوں سے دُور کرنا اندرونی یا دل کی پاکی ہے۔ دونوں ہی نماز کے لیے ضروری ہیں۔ نماز اللہ کے سامنے حاضری ہے اور اللہ سب سے بڑا بادشاہ ہے، کیا اس کے سامنے کسی طرح کی گندگی کے ساتھ حاضری ہو سکتی ہے؟ اس موضوع پر جتنی بھی گفتگو ہو سکے، کیجیے۔

بچّوں کے ساتھ ایک زبانی مشق کیجیے کہ وہ طہارت اور پاکیزگی کس کس کام کو سمجھتے ہیں؟ امید ہے کہ بچّے بڑھ چڑھ کر اس کام میں حصّہ لیں گے۔

اس مشق کے بعد سبق کی طرف آئیے۔ بچّوں کو یہ بتائیے کہ ہماری نجات صرف نماز میں ہے۔ یہ اللہ کی سب سے پسندیدہ عبادت ہے۔ اللہ نے ہمیں جو بے شمار نعمتیں دی ہیں اُن پر اللہ کا شکر ہم نماز ہی سے ادا کر سکتے ہیں۔ نماز ہر عاقل اور بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ اگر کوئی بہت بیمار یا بوڑھا ہو اور کھڑے ہونے کی ہمت نہ رکھتا ہو تو وہ بیٹھ کر، لیٹ کر یا اشاروں سے بھی نماز پڑھ سکتا ہے۔ بچّوں کو یہ بھی یاد کروائیے کہ سات سال کی عمر سے نماز پابندی سے پڑھنی چاہیے اور مسجد میں نماز پڑھنے کے حکم کے بارے میں بھی اچّھی طرح بتائیے۔

نوٹ: اس چھوٹی سی عمر میں جو عقائد ذہن نشین ہو گئے ان کو کوئی بھی کسی صورت مٹا نہیں سکے گا۔ ہماری اور آپ کی ذمہ داری ان عقائد کو ننھے ذہنوں میں پیار سے، مشقوں سے سمجھا کر اچّھی طرح ذہن نشین کرا دینا ہے۔ آپ کی جماعت میں جو بچّے سات سال کے ہیں آپ خود بھی اور ان کے والدین کی مدد سے ان کو قرآن پاک پڑھانے والے مولوی صاحبان کے ذریعے بھی بچّوں کو نماز زبانی یاد کروائیے۔

پانچ نمازیں

نوٹ: آپ نے نماز کے بارے میں کافی معلومات فراہم کی ہیں اور یاد بھی کروا دی ہیں۔ اس سبق میں آپ کو ۵ نمازوں کے نام اور ان کے اوقات یاد کرانے ہیں۔ یہ کام کچھ تو رٹوا کر کیا جائے گا جو صفحہ ۱۵ میں سبق کے طور پر لکھا گیا ہے۔ پھر ایک تصویر میں فجر کا وقت دکھایا گیا ہے جس میں سورج نہیں ہے، نماز کا نام ٹیپ سے چھپا دیجیے اور بچّوں کو تصویر نمبر '۱' دکھا کر پوچھیے۔ یہ پہلی نماز ہے جو سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے، اس نماز کا نام کیا ہے؟ دیکھیے کہ کتنے بچّے اس کا درست جواب دیتے ہیں۔ جنھوں نے درست جواب نہیں دیا ان کو یاد کروائیے اور انفرادی طور پر سوالات پوچھیے۔ اطمینان ہونے پر آپ دیگر نمازوں کے نام بھی وقت کے حساب سے پوچھیے اور یاد کروائیے۔

دی گئی مشق، نماز کے ناموں کو وقتوں کے ساتھ یاد کروانے کی ایک اچّھی مشق ہے اس کو اپنی نگرانی میں حل کروائیے۔ اس کے بعد پھر زبانی پوچھیے۔

کتاب کے صفحہ ۱۵ پر بچّوں کی دلچسپی برقرار رکھنے کے لیے میں نے نماز کے ناموں کی ایک نظم لکھی ہے۔ یہ ایک قدرتی امر ہے کہ بچّے نظمیں زبانی طور پر جلدی یاد کر لیتے ہیں تو اس طرح بھی ان کا احاطہ اور اعادہ ہوجائے گا۔

صفحہ ۱۴ پر سوال نمبر ۳ حل کروائیے اور اعادہ کروائیے۔

زبانی سوال جواب

یہ سوالات کچھ اس نوعیت کے ہیں کہ آپ ان کو پہلے اپنی مدد سے زبانی حل کروائیے، گفتگو کروائیے، پھر بچّوں سے سنیے۔ ایک دن میں ۳ سوالات سے زیادہ نہ کروائیے۔ آپ کو یہ یاد دلاتی چلوں کہ ہمیں اسلامیات کو دلچسپ بنا کر اور دیرپا اثرات مرتب کرتے ہوئے پڑھانا ہے۔

دیے گئے ہر سوال کی تشریح ضرور کیجیے اور جتنی بھی گفتگو ہوسکتی ہے، کیجیے۔

سوال نمبر ۵ میں نمازوں کے نام بے ترتیب لکھے گئے ہیں انھیں ترتیب سے لکھوائیے۔ اتنا ماہر کردیجیے کہ سوال نمبر ۶ میں جہاں تصویریں ہیں انھیں دیکھ کر بچّے قیاس آرائی کرلیں کہ یہ کون سی نماز کا وقت ہوسکتا ہے؟ یہ بہت دلچسپ سرگرمی ہے۔ اس کی دلچسپی برقرار رکھیے۔

سوال نمبر ۷ والی سرگرمی اصلی گھڑی سے بھی ہوسکتی ہے۔ اس کے بعد اس کو اس طرح کروائیے جیسے کتاب میں بتایا گیا ہے۔

یہ نت نئی سرگرمیاں یقیناً اسلامیات کو ایک مقبول مضمون اور دین سے محبت کا ذریعہ بنائیں گی۔ (ان شاء اللہ)

وضو کیسے کرتے ہیں؟

نماز کے بارے میں بہت کچھ بتایا جا چکا ہے، اب وضو کی اہمیت کی باری ہے۔ پہلے ۴ نکات ایک دن میں یاد کروائیے۔ زبانی یاد کروانے کے بعد بچّوں کو باہر لائیے۔ آپ ایک بچّے کو لوٹے یا برتن میں پانی دیجیے۔ پہلے آپ کہیے کہ سب بچّے وضو کا پہلا Step زور سے بولیں۔

۱۔ کلائی تک ہاتھ دھوئیے (۳ بار) تو ایک بچّہ لوٹے یا برتن سے پانی ڈالے اور جو بچّہ وضو کے لیے منتخب کیا گیا ہے وہ پہلے سیدھے ہاتھ پر یہ عمل کر کے دکھائے۔ اگر بچّہ غلطی کرے تو استاد اس کو درست کرے۔ اس کے بعد اسی طرح اُلٹے ہاتھ کی کلائی تک پانی ڈالا جائے (۳ بار)۔ جب یہ عمل ہو جائے تو آپ کہیے، دوسرا Step بچّے خود سوچ کر بتائیں کہ اب کیا کرنا ہے؟ جواب آنا چاہیے۔

۲۔ کُلّی کیجیے۔ (۳ بار) اگر یہ جواب آئے تو درست ہے اور وضو کرنے والا یہ عمل کرے۔ کُلّی کا صحیح طریقہ آپ خود بھی کر کے بتا سکتے ہیں، کیونکہ کُلّی صرف سامنے سامنے پانی لے کر بھی کی جا سکتی ہے، جو غلط طریقہ ہے۔ اس پر غور کروائیے۔ اور دونوں میں سے درست کُلّی بتائیے۔

۳۔ ناک میں ۳ بار پانی ڈال کر انگلی سے صاف کرنا بتائیے یا بتا کر بچّے کو کرنا سکھائیے۔
بچّوں کو یہ Steps زبانی یاد ہونے چاہئیں۔

۴۔ بچّوں سے معلوم کیجیے، چوتھا Step کیا ہے؟ جواب آنا چاہیے، پورا منہ ۳ بار دھوئیے۔ پورا منہ کانوں تک سر، ماتھا شامل کر کے خوب اچّھی طرح دھونا سکھائیے۔ ۳ دفعہ گن کر منہ دھویا جائے۔

۵۔ اسی طرح اس Step پر بھی سوال کر کے جواب اخذ کروائیے اور کہنی کی ہڈی سے اوپر تک ۳ دفعہ دھونا سکھائیے۔ ہاتھ کا کوئی حصّہ خشک نہیں رہنا چاہیے۔

۶۔ مسح کرنا کیا ہوتا ہے؟ زبانی بتائیے۔ ہاتھ کی حرکت سے، بغیر پانی کے، کر کے بتائیے۔ اس کے بعد وہ بچّہ جو وضو کر کے دکھا رہا ہے، اس سے اپنی نگرانی میں مسح کروائیے۔ بچّوں کو بتائیے کہ وضو کی باریکیاں کتنی ہیں اور ان کا خیال رکھنا کتنا ضروری ہے۔ درست طریقے پر وضو کرنا بھی ایک عبادت ہے۔ وضو کے باقی ماندہ Steps بھی اچّھی طرح عملاً سکھائیے۔

کسی ایک بچّے سے وضو کروانے کے بعد دو ، ایک بچّوں کو اور موقع دیجیے کہ وہ وضو کرنے کا عملی نمونہ پیش کر کے غلطیوں کی اصلاح کروالیں۔

مسجد کیا ہے؟

سبق شروع کرنے سے پہلے چند مشہور مساجد کی تصاویر دکھائیے۔ ان مساجد کے نام بتائیے اور بتائیے کہ یہ کہاں ہیں ، دنیا کی مشہور ترین مساجد کون سی ہیں اور کون سے شہر مساجد کے لیے مشہور ہیں۔ بچّوں سے اپنے محلے ، شہر اور ملک کی مساجد کا نام پوچھیے۔ معلوم نہ ہونے کی صورت میں بتائیے۔ اسلامیات کی کاپی میں مشہور مساجد کی تصاویر چسپاں کروائیے۔ اس سلسلے میں والدین کی مدد کی ضرورت ہو گی ، انھیں مدد کا ایک نوٹ بھی لکھ دیجیے۔ جو بچّے مساجد کی تصاویر نہ لا سکیں ، ان پر زور زبردستی نہ کیجیے۔ یہ اضافی کام بچّوں کی خوشی اور دلچسپی کے لیے ہوتے ہیں نہ کہ ان کی پریشانی کا سبب بنیں۔ ایسے معاملات کو نرمی اور محبت سے حل کر کے خود اپنی طرف سے ان کی کاپی میں تصاویر لگا کر خوش کر دیجیے۔

بچّوں کو ''مساجد'' کی اہمیت اور مسلمانوں کی سماجی زندگی میں ان کی ضرورت کو بہت آسان اور سادہ الفاظ میں بتا دیجیے۔ ہر محلے میں مسجد کیوں ہوتی ہے؟ اس کے مقاصد کیا ہیں؟ مسجدوں میں اعلیٰ ترین مسجد ''مسجدِ نبوی'' ہے۔ اللہ کے رسول کے حوالے سے اس کی اہمیت اور ضرورت کو مختصراً بتائیے۔ اگلی جماعتوں میں اس کی تفصیل بیان ہو گی۔ ''مسجد نبوی'' کی تصویر دکھا کر اس کی پہچان بھی کروا دیجیے۔ یہ کون سی جگہ ہے اور حضور ﷺ نے اس مسجد میں کیا کیا اہم کام کیے؟ بتائیے۔ مسجد میں موذن اور امام کون ہوتے ہیں؟ صف کیا ہے؟ مسجد کا احترام کیوں اور کیسے کیا جائے؟ مختصراً بتائیے۔ چند جملوں کے ذریعے بچّوں کو مسجد میں جانے ، بیٹھنے ، خطبہ سننے اور نماز پڑھنے کے ادب و احترام کے بارے میں بتائیے۔ مسجد میں نماز خاص طور پر نماز جمعہ کا اہتمام اور اہمیت بتائیے۔ سب کچھ ایک ہی دن میں نہیں بلکہ آہستہ آہستہ اور ٹکڑوں میں بتائیے۔ سوالات اور اعادہ کرتے چلیے۔ جلدی جلدی سبق پڑھا کر اسے پورا کر دینا ہمارا طریقۂ تدریس ہے نہ مقصدِ تدریس۔

احادیث

کتاب میں دی گئی احادیث کے علاوہ بھی کچھ اور احادیث سکھا دیجیے۔ زبانی یاد کروا کر ایک دن صرف حدیث کے لیے مختص کر کے سُن بھی لیجیے۔ ایک دن گفتگو کے لیے رکھیے اور بچّوں سے کہیے کہ وہ باری باری بتائیں کہ انھوں

نے اب تک مسجد کے بارے میں کیا کیا سیکھا ہے۔ جماعت کو گروپوں میں تقسیم کرکے اس کو گروپ سرگرمی کے طور پر کروالیجیے۔

سبق کی طرف آیئے۔ ''مسجد کیا ہے؟'' سبق کو کم از کم ۳ دن میں پڑھایئے۔ گروپ drill بھی کرواتے جایئے۔ پھر ہر drill کے بعد drill کے مواد پر سوال کرکے دیکھ لیجیے کہ drill کیے ہوئے جملے صرف زبانی یاد ہیں یا ذہن میں بھی اُتر رہے ہیں۔

بچّوں سے پوچھیے کہ کیا ان کے گھروں کے پاس محلے میں مسجد ہے؟ کیا ان کے گھر والے اور وہ خود اس مسجد میں جاتے ہیں؟ اور کتنی بار جاتے ہیں؟ کیا ان کے گھروں میں مسجد کی آواز آتی ہے؟ اذان کا احترام اسلام کس طرح سکھاتا ہے؟ یہ ضرور بتایئے کہ اذان یاد دہانی ہے کہ نماز کا وقت ہوگیا اور مرد حضرات، جن میں ۷ سال اور زیادہ عمر کے بچّے بھی شامل ہیں، مسجدوں کا رخ کریں۔ یہ گفتگو دلچسپ اور خاصی طویل ہوگی اس لیے ایک پیریڈ اس میں صَرف کردیجیے۔ بچّوں کا گفتگو میں حصّہ لینا اور سبق میں اس طرح کی شمولیت ہی ہماری کامیابی ہے۔

یاد کروایئے کہ اذان دینے والے شخص کو موذن کہتے ہیں۔ بورڈ پر لفظ ''موذن'' لکھیے۔ اس بات کا خیال رکھیے کہ بچّے یہ لفظ لکھتے ہوئے آپ کے ہاتھوں کی حرکت کو دیکھ لیں۔ پھر چند بچّوں سے لفظ ''موذن'' اور ''اذان'' بورڈ پر نقل کروایئے۔

بورڈ پر لکھوانے کی مشق کرنے کے بعد بچّوں کے لیے کاپی میں لکھنا آسان ہوجائے گا۔ پیراگراف نمبر ۲ کو پڑھ کر اور گروپ میں کئی بار پڑھوا کر مواد کو زبانی یاد کروا لیجیے۔

سوالات کرکے دیکھیے، بچّوں نے کیا کیا سیکھا ہے۔

جمعہ کی نماز

جمعہ کی نماز مسجد میں کیوں ادا کی جاتی ہے؟ اس کی خاص اہمیت پر روشنی ڈالیے۔ جمعہ کی نماز کی مسجد میں ادائیگی کی فضیلت اور اسلام کے احکامات ہلکے پھلکے طریقے پر بتایئے۔ جمعہ کو مسلمانوں کی چھوٹی عید کہا جاتا ہے۔ اس دن درود پاک زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہیے۔ بچّوں کو ناظرہ کے پیریڈ میں درود پاک یاد کروایا گیا تھا۔ اس کا اور کلمے کا اعادہ بھی کروا لیجیے۔ مسجد باہم میل جول کا ذریعہ کس طرح بنتی ہے؟ محلے کے لوگ ایک دوسرے کو مسجد کی وجہ سے جاننے لگتے ہیں، آپس میں پیار محبت بڑھتا ہے اور لوگ ایک دوسرے کے کام بھی آنے لگتے ہیں۔

نوٹ: (بچّوں کے لیے خاص ہدایات) بعض بچے مسجد میں جا کر شرارتیں ، شوروغل ، بھاگ دوڑ اور فالتو باتیں کرتے ہیں۔ یہ سخت منع ہے۔ مسجد احترام و عبادت کی جگہ ہے۔ یہ باور کروائیے کہ مسجد میں کچھ کھانے ، کوئی گندی بات منھ سے نکالنے یا کسی کو تنگ کرنے جیسے کاموں کی بالکل گنجائش نہیں ہے۔

مسجد کے آداب

اس عنوان کے لیے پورا پیریڈ یا دو پیریڈ مختص کیجیے۔ زبانی یاد کروائیے۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے مسجد کے اندر رکھیے۔ یہ بتائیے کہ دائیں ہاتھ اوردائیں پاؤں کے استعمال کے لیے اسلام خاص احکامات اور ہدایات دیتا ہے ، ان کا خیال ضروری ہے۔ مسجد کے دروازے سے باہر نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر نکالتے ہیں۔ مسجد میں کسی گندگی ، کسی بدنظمی یا بے ترتیب حرکت کی سختی سے ممانعت ہے۔ مثلاً مسجد میں قرآن پاک یا سپارے پڑھنے کے بعد انھیں اِدھر اُدھر چھوڑ کر چلے جانا سخت ناپسندیدہ عمل ہے۔ مسجد اللہ کا گھر ہے، اس کا ایک نظم و ضبط ہے ، قانون اور اخلاقی تقاضے ہیں ، ان کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔

کتاب کے صفحہ ۲۰ کے ابتدائی جملے گروپ میں پڑھائیں۔ خوب اچّھی طرح زبانی یاد کرواکے سوال جواب انفرادی طور پر پوچھ کر جانچ لیجیے۔

بورڈ پر چند الفاظ جمعہ ، نماز ، جمع ، میل جول لکھنے کی مشق کروائیے پھر کاپی میں بھی لکھوائیے۔

بچّوں کو دھیرے دھیرے لکھائی کی طرف مائل کیجیے اور لکھائی کے اس عمل کو ہر طرح سے آسان بنائیے۔

دعا مانگنے کا طریقہ۔ ہاتھوں کے پھیلانے اور اللہ سے گڑ گڑا کر دعا مانگنے کا عملی مظاہرہ کیجیے۔ بچّوں کے لیے بہترین مثال یہ ہے کہ وہ جس طرح امّی ابّو سے رو رو کر ، بار بار کہہ کر اپنی بات منوا لیتے ہیں بالکل اسی طرح اللہ سے بھی مانگنا چاہیے۔

یہ تمام نکات پہلے سکھا دیئے گئے ہیں ، ان کا اعادہ کیجیے۔ پہلے ۳ نکات سکھائے جا چکے ہیں۔ اب نکتہ نمبر ۴ ، ۵ ، ۶ ، ۷ اور ۸ پر آئیے۔ مسجد میں داخل ہو کر کہاں اور کس طرح بیٹھیں؟ دھکا مکی کرنا ، کوشش کرکے سب کو کود پھلانگ کر آگے پہنچنا درست نہیں۔ مسجد سکون اور ادب و آداب کی جگہ ہے۔

جمعہ کی نماز سے پہلے امام مسجد وعظ کرتے ہیں۔ وعظ اور خطبہ اللہ اور اسلام کی وہ پیاری باتیں ہیں جو ہر مسلمان کو معلوم ہونی چاہئیں۔ یہ جمعہ کے دن کی خاص عبادت ہے۔

جب امام صاحب دین کی باتیں بتائیں تو خاموشی کے ساتھ غور سے سنیں۔ اللہ کی مسجد، امام مسجد اور اللہ کے کلام کو خاص عزت دی جاتی ہے۔
مسجد میں شور وغل کی اجازت نہیں۔ مسجد عبادت کی جگہ ہے، دنیا کی کوئی بات نہ کریں۔

مشق

۱۔ کتاب کے صفحہ ۲۱ پر دی ہوئی مشق کے سوالات کو زبانی پوچھیے۔ یہ تمام کام تفصیل سے کیا جا چکا ہے اس لیے ان شاء اللہ بچّے درست جواب دیں گے۔ ورنہ آپ رہنمائی فرمائیں۔

۲۔ ان الفاظ کو اپنی نگرانی میں خوش خط لکھوائیے۔ بچّے الفاظ کس طرح شروع کرتے ہیں، ان کے قلم کی حرکت پر نظر رکھیے۔

۳، ۴۔ یہ دونوں سوال بچّے خود نہیں کر سکیں گے لہٰذا آپ ہر بچّے یا چند بچّوں کے ایک گروپ کو بلا کر ان کی مدد کیجیے، پھر ایک کے بعد دوسرا گروپ آتا رہے۔

۵۔ کتاب کے صفحہ ۲۲ پر ایک بڑا اچھا puzzle دیا گیا ہے، بچّے کو مسجد کا راستہ دکھانا ہے اور یہ راستہ پنسل سے ڈھونڈنا ہے۔ یہ بڑی انوکھی اور دلچسپ سرگرمی ہے۔ اس کا مقصد بچّے کو ایک تفریح مہیا کرنا، کتاب کو بچّے کا دوست اور اسلامیات کو مرغوب مضمون بنانا ہے۔

۶۔ کتاب کے صفحہ ۲۳ پر دی گئی زبانی مشق بچّوں کو استاد کی مدد سے کرنی ہے۔ بچّوں کو ضروری ہدایات دے کر جملہ پڑھیے اور پوچھیے درست یا غلط۔ جو بچّے صحیح جواب دیں انھیں شاباش دے کر نشان لگوائیے۔ اسی طرح پوری مشق مکمل کروائیے۔

۷۔ مسجد کے متعلق دیے گئے غلط اور درست جملے پڑھ کر بچّوں کی مدد سے جواب کو لائن کے ذریعے لفظ ''مسجد'' سے ملوائیے۔ اسی طرح ''امام'' لفظ کے جملے بھی حل کروائیے۔

۸۔ پہلے ذخیرۂ الفاظ کو بورڈ پر لکھ کر لفظ کو خوب پڑھوائیے۔ جواب زبانی حل کروائیے اور اپنی نگرانی میں اور مدد کے ساتھ یہ مشق پوری کروائیے۔

۹۔ آپ بورڈ پر مسجد کی آؤٹ لائن بنائیے اور بچّے اسے کتاب میں نقل کریں گے۔
پھر آپ مسجد کے بارے میں چند آسان اور سادہ جملے بورڈ پر لکھیے اور دیکھیے کہ بچّے نقل کر سکتے ہیں یا نہیں؟

آسمانی کتابیں

اب تک ہم نے بچّوں کو آسمانی کتاب قرآن مجید کے بارے میں بتایا ہے۔ اب دیگر آسمانی کتابوں کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ اللہ نے انسان کو بہترین تخلیق کیا ہے، اُس کے لیے پیغمبروں کی شکل میں رہنما اور آسمانی کتابوں کی شکل میں ہدایات بھیجی ہیں جو بتاتی ہیں کہ زندگی کیسے گزارو، کیا کرو اور کیا نہ کرو۔ اللہ کا یہ کلام ''وحی'' کے ذریعے آیا۔ بچّوں کو بتائیے کہ ''وحی'' کس پیغام کو کہتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کے پاس پیغمبروں کے سردار حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر آتے تھے۔

نوٹ: بچّوں کو ۴ آسمانی کتابوں کے نام یاد کروائیے۔ بعد میں کتاب اور اس کے نبی کا نام بھی یاد کروائیے۔ ایک دن میں صرف کتابوں اور نبیوں کے نام یاد کروائیے اور یہ بتائیے کہ ہمیں ان تمام کتابوں پر یقین رکھنا ضروری ہے لیکن آخری کتاب قرآن مجید ایک مکمل کتاب ہے تو ہم اسی پر زور دیتے ہیں۔ یہ مکمل ہے اور جو اس میں پیغام ہے وہ دین کو مکمل کرتا ہے۔

قرآن مجید کا معجزہ

توریت، انجیل اور زبور بھی آسمانی کتابیں ہیں لیکن انھیں ان کے چند علما کے علاوہ کسی نے زبانی یاد نہیں کیا۔ یہ صرف قرآن مجید کا معجزہ ہے کہ بچّے بھی اسے زبانی یاد کر لیتے ہیں۔ اس بات پر زور دے کر یاد کروائیے۔

کتاب کے سبق کو تھوڑا تھوڑا حصّہ کرکے پڑھیے، drill کے ذریعے دہرائیے تاکہ بچّے زبانی یاد کرتے جائیں، کسی کسی وقت سبق روک کر سوال کر لیجیے مثلاً اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرکے زمین پر کیوں بھیجا؟ اور مزید اسی طرح کی drill اور سوالات کرتے ہوئے سبق کو مکمل کیجیے۔

مشق

ذخیرۂ الفاظ کی مدد سے جملے پورے کرنے ہیں اس لیے پہلے الفاظ کی خوب مشق کروا لیجیے۔ اللہ تعالیٰ، حضرت جبرائیل اور چار پیغمبروں کے نام بورڈ پر لکھ کر drill کروائیے۔ جب بچّے خوب پڑھنے لگیں تو پھر اپنی مدد کے ساتھ جملوں کو زبانی طور پر مکمل کروائیے اور مکمل جملوں کو پھر یاد کروا لیجیے۔ ہر آسمانی کتاب کا نام کاپی میں تین تین دفعہ لکھوائیے۔ لکھائی کی طرف آمادگی اور لکھائی کے کام کی تیاری ضروری ہے۔

کتاب میں جگہ چھوڑی گئی ہے کہ کتاب اور نبی کا نام لکھوایا جائے۔ آپ اگر سمجھتے ہیں کہ یہ کام بچّوں کے لیے مشکل ہے تو آپ اسے چھوڑ کر صرف کتابوں کے نام لکھنا سکھا دیجیے۔ نبیوں کے نام زبانی یاد کروائیے۔

امدادی اشیا

فلیش کارڈز بنائیے۔ ایک کارڈ پر کتاب دوسرے کارڈ پر نبی کا نام لکھیے۔ بچّے کتاب کو نبی کے نام سے ملائیں۔ Matching Game کھیلنے کے دوران کتاب اور نبی کا نام یاد ہوجائے گا۔

قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب

نوٹ: بچّوں سے حفظ و ناظرہ کے حصّے دہروائیے۔ قرآن سے متعلق دی گئی آیات ۴ حصّوں میں یاد کروائیے۔ (۱) **الم** (۲) **ذلک الکتب** (۳) **لاریب فیه** (۴) **هد للمتقین**

ترجمہ بھی ٹکڑوں میں یاد کروائیے۔ اس کے معنوں کی تشریح بھی کیجیے۔ (۱) ایک تو یہ یقین کہ یہ کتاب اللہ کی ہے۔ (۲) دوسرا یہ یقین کہ جو اللہ سے ڈرتے ہیں ان کو یہ راستہ دکھاتی ہے۔
معنی سمجھ کر ترجمہ اور آیت یاد کرنے کا بڑا فائدہ ہے۔ یقین اور سمجھ دونوں مثبت باتیں ہیں۔
سبق شروع کرنے سے پہلے زبانی چھوٹے چھوٹے آسان جملوں میں بتائیے کہ انسان کی اصلاح کے لیے بہت سے نبی آئے لیکن کتاب چار نبیوں کو ملی۔
سبق کے پہلے پیراگراف کو پڑھیے۔ اس کے جملوں کو کم از کم تین دن میں drill کرکے یاد کروائیے۔ بچّوں سے چھوٹے چھوٹے سوال کرکے دیکھیے کہ انھیں سبق کتنا یاد ہوا ہے۔ مثلاً نبی کیوں بھیجے گئے؟ آسمانی کتابیں کتنی ہیں؟ ان کے نام کیا ہیں؟ بورڈ پر انفرادی طور پر بچّوں کو بلا کر ایک ایک کتاب کا نام بھی لکھوائیے۔

نوٹ: قرآن مجید کے آخری اور مکمل کتاب ہونے کے تصوّر کو بہت اچّھی طرح ذہنوں میں بٹھا دیجیے۔ کئی بار سوال کیجیے۔

بورڈ پر لکھیے، فلیش کارڈز پر کتابوں کے ناموں کو دِکھا دِکھا کر پوچھیے، آخری کتاب کون سی ہے، یہ بھی یاد کروائیے کہ ۲۳ سال کے عرصے میں یہ کتاب مکمل ہوئی اور حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی کے ذریعے اللہ کا پیغام لاتے رہے۔

سبق کی یکسانیت توڑنے کے لیے بچّوں سے سوال کیجیے کہ کس کس بچّے نے گھر پر قرآن مجید پڑھنا شروع کیا ہے اور کون کون ابھی قاعدہ پڑھ رہا ہے۔ یہ ایک دلچسپ سرگرمی ہو گی۔
قرآن کی عزت، حرمت اور اس کی روز تلاوت کو بھی یقینی بنائیے اور بتائیے کہ اس پر زور کیوں دیا گیا ہے۔
قرآن کی یہ تعلیم ہمیں نبی کریم ﷺ کی زندگی میں نظر آتی ہے۔ اس لیے آپ ﷺ کو چلتا پھرتا قرآن کہا جاتا ہے۔ جو قرآن نے حکم دیا ہے وہ نبی کریم ﷺ نے کر کے دکھایا۔

نوٹ: سبق کی طرف آئیے۔ اس کو تین حصّوں میں پڑھوا کر یاد کروائیے۔ چھوٹے چھوٹے سوالات کرتے جائیے۔

اہم نکتہ

اللہ اپنے محبوب سے پیار کرتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اللہ کا ہر حکم مانا۔ ہم سب کو بھی یہی کوشش کرنی ہے تا کہ اللہ ہم سے بھی پیار کرے۔
بچّوں کو مثال دیجیے، آپ اپنے امّی ابّو کا کہنا مانتے ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں، پیار کرتے ہیں، آپ کو انعام دیتے ہیں، بالکل اسی طرح اگر ہم اللہ کا کہنا مانتے ہیں تو وہ ہم سے پیار کرتا ہے اور ہمیں انعامات دیتا ہے۔

مقصد

بچّوں میں اس بات کو اُجاگر کرنا کہ ہم اللہ کو راضی رکھنے کے لیے کام کریں۔ ہماری مشکلات اللہ ہی دور کرتا ہے۔ ہمارا کام اللہ کو خوش رکھنا ہے۔
سبق ختم ہونے کے بعد صفحہ ۲۹ پر ایک cone بنا کر بچّوں کی دلچسپی قائم رکھنے کے لیے تمام ایسے احکامات لکھے ہیں جو بچّوں کو یاد کرنا ضروری ہیں۔ ایک دن میں تین یا چار سے زیادہ نکات یاد نہ کروائیے۔ امید ہے بچّے اپنی پسندیدہ چیز ice cream cone دیکھ کر خوش ہوں گے اور مزے مزے سے کام کی باتیں یاد کرلیں گے۔
''اللہ کے احکامات'' کو مکمل کرانے کے بعد انفرادی ٹیسٹ لے کر دیکھیے۔

قرآن مجید سے فائدہ

سبق میں تین نکات ہیں ، ان کو تین دن میں drill کرکے یاد کروائیے اور پھر حفظ کی آیات میں سے کسی آیت کو زبانی سُن لیجیے۔ ترجمہ بھی سُنیے ، سبق میں دی گئی ہدایات کے مطابق مزید کام کروائیے۔

امدادی اشیا

جماعت کے سافٹ بورڈ پر آپ بھی کتاب کی طرح کا cone بنا کر اس میں احکامات نمبر شمار (۱ ، ۲) کے ساتھ لکھیے۔ نمبر کے تعلق سے بچّے احکامات پہچان کر درست جواب دیں گے اور جماعت میں موجود اس cone کو مسلسل دیکھنے سے بھی کچھ باتیں یاد ہوجائیں گی۔

کتاب کے صفحہ ۳۰ پر دی گئی مشق نمبر ۱ اور ۲ کو بہت یاد کروایا جا چکا ہے۔ زبانی مشقیں آسان ہیں۔

سرگرمی

یہ ایک نیا انداز اور نیا کام ہے۔ اس طریقے کا کام اس لیے دیا گیا ہے کہ جو باتیں بچّوں کو سبق سے معلوم نہیں ہوسکی ہیں وہ ان کو اپنی جدوجہد سے معلوم کریں۔ ایسے طریقۂ تعلیم کو تحقیقی طریقۂ تدریس کہتے ہیں۔ یہ طریقۂ تعلیم بچّوں کو تجسس ، نئی باتوں اور معلومات کو تلاش کرنا سکھاتا ہے۔

اس طریقۂ کار سے فائدہ اُٹھانے کے لیے بچّے اپنے مولوی صاحب ، امّی ابّو یا گھر میں کسی اور سے مدد مانگیں گے۔ یہ نئی سرگرمی ان شاء اللہ معلومات کو دیرپا اور دور رس بنائے گی۔

صفحہ ۳۱ پر دی گئی مشق الف ۔ ب کو استاد کی مدد سے مکمل کیا جائے گا۔ کوشش کی گئی ہے کہ طرح طرح سے بچّوں کو یاد کرایا جائے ، شوق اور جذبے کو اُبھارا جائے۔

ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کا بچپن

ہمارے پیارے نبی ﷺ کی عاداتِ مبارکہ شروع ہی سے عام بچّوں سے بہت مختلف تھیں۔ کس طرح عام بچّوں سے مختلف تھیں؟ اس کا جواب درج ذیل نکات میں دیا گیا ہے، انھیں یاد کروائیے اور عام بچّوں کی عادات سے نبی کریم ﷺ کی عاداتِ مبارکہ کا موازنہ کرتے جائیے:

نبی کریم ﷺ کا بچپن	عام بچّہ
۱۔ نبی کریم ﷺ نے کبھی شرارت نہیں کی	شرارت کرنا
۲۔ حضرت محمد ﷺ نے کبھی ضد نہیں کی	ضد کرنا
۳۔ نہ کبھی روئے اور نہ کسی کو کبھی تنگ کیا	رونا، تنگ کرنا
۴۔ نبی کریم ﷺ نے کبھی کسی سے لڑائی نہیں کی	لڑائی جھگڑا کرنا
۵۔ عام بچّوں کی طرح کھیل کود یا اِدھر اُدھر گھوم پھر کر وقت ضائع نہ کیا	بیکار کاموں میں وقت ضائع کرنا
۶۔ نبی کریم ﷺ کے عام بچّوں کی طرح بچّے دوست نہ تھے	عام بچّے دوست احباب ہوتے ہیں

نوٹ: مندرجہ بالا نکات کی مدد سے بچّوں کو یہ باور کروائیے کہ نبی کریم ﷺ عام بچّوں سے مختلف تھے۔ جن لوگوں نے آپ ﷺ کا بچپن دیکھا تھا وہ یہی کہتے تھے کہ آپ ﷺ بچپن سے ہی غیر معمولی تھے۔

ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کی پرورش

حضرت محمد ﷺ کی پرورش بھی عام بچّوں سے بہت مختلف طریقے پر ہوئی۔

- پیدائش سے پہلے ہی والد کا انتقال ہوگیا۔
- دائی حلیمہ سعدیہ کے پاس پرورش کے لیے بھیجے گئے۔
- حلیمہ سعدیہ کے پاس چار سال رہے۔
- چھ سال کے تھے کہ والدہ بی بی آمنہ انتقال کرگئیں۔
- اس سانحہ کے بعد دادا عبدالمطلب نے پرورش کی۔

نوٹ: نبی کریم ﷺ کی پرورش کے بارے میں دیے گئے نکات کو زبانی یاد کروائیے اور یہ احساس دلائیے کہ کسی بچّے کے سر سے چھوٹی عمر ہی میں ماں باپ کا سایہ اُٹھ جائے اور پھر دادا دو سال تک پرورش کریں اور ان کے انتقال کے بعد چچا کے گھر پرورش پائے تو اس کی عادات بگڑنے کے امکانات بڑھ سکتے ہیں لیکن نبی کریم ﷺ کی نیکی، سمجھداری، حسن سلوک، دیانت داری اور امانت داری کے سب ہی معترف تھے۔

بچّوں کو سلام

نبی کریم حضرت محمد ﷺ کو بچّوں سے خاص پیار تھا۔

- جب بچّوں کے پاس سے گزرتے، انھیں سلام کرتے۔
- اونٹ پر سوار ہوتے تو بچّوں کو خوش کرنے کے لیے ان کو اونٹ پر سواری کرواتے۔
- بچّے آپ سے اتنی محبت کرتے تھے کہ دیکھتے ہی آپ کی طرف دوڑے چلے آتے اور جب پاس آتے تو نبی کریم ﷺ ان کو کھجوریں، پھل، مٹھائی دے کر خوش کرتے۔

ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کا بچّوں سے پیار

نبی کریم ﷺ بچّوں سے کھیلتے، پیار کرتے، گود میں لیتے، انھیں اپنے سے چمٹا لیتے اور ان سے دوڑ لگواتے۔
بچّوں کو ہنسانے اور خوش کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ انھیں طرح طرح سے بہلاتے اور ہر طرح ان میں گھل مل جاتے تھے۔ بچّوں کو پیار کرنا، گود میں لینا، تحفے دینا، ہم سب کے لیے بہت بڑا درس ہے کہ بچّہ اور پیار لازمی چیزیں ہیں۔ اساتذہ کے لیے درس ہے کہ وہ بچّوں کو پیار سے پڑھائیں۔
اساتذہ اس حدیث پر بھی غور کریں کہ جب کوئی بچّہ ناکام ہو جاتا تو نبی کریم ﷺ بچّوں سے فرمایا کرتے تھے کہ ناکامی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ دوسرے الفاظ میں فرماتے آگے بڑھتے رہو۔ اس کے برعکس ہمارے بعض اساتذہ ناکام ہونے والے بچّوں سے کہتے ہیں کہ تم ہو ہی نالائق، مجھے تو پہلے ہی معلوم تھا کہ تم پاس نہیں ہو گے، وغیرہ وغیرہ۔
اسی طرح کھجور کے درخت پر پتھر مارنے کے واقعے کو نبی کریم ﷺ نے کس طرح نمٹایا، یہ بھی اساتذہ کے لیے استادوں کے استاد نبی کریم ﷺ کا طریقۂ تدریس ہے۔

ہم نے کیا سیکھا

دی گئی معلومات کو پڑھیے اور عمل کیجیے۔ نبی کریم ﷺ کی تربیت، طریقۂ تربیت ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم سیرتِ طیبّہ کے بارے میں پڑھیں، سمجھیں اور اسے اپنائیں۔ یہ بچّوں کے ذہنوں میں اچھی طرح بٹھا دیں۔

تعلیمی اہمیت

۱۔ Play way method تعلیم بذریعہ کھیل Creative & informative games۔

۲۔ نرمی اور شفقت سے تدریس کرنا۔

۳۔ بچّوں کو ذمہ داریاں بانٹیے تاکہ وہ مستقبل کے لیے تربیت پا سکیں۔ جماعت میں بچّوں کو مانیٹرز، سافٹ بورڈ ڈیوٹی، صفائی وغیرہ کی ذمہ داریاں دیجیے۔

۴۔ بچّوں کو بہادری، اچھے اخلاق، ادب آداب کا درس دیجیے، سستی و کاہلی، بُری زبان استعمال کرنے اور بدتمیزی کرنے کی ممانعت کیجیے۔

کتاب کا صفحہ ۳۴ پڑھیے اور بچّوں کو بتائیے کہ نبی کریم ﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ صبح سویرے اُٹھتے، نماز پڑھتے اور عبادت ادا فرماتے۔

اس کو بنیاد بنا کر دو سوال دیے گئے ہیں، جوابات لیجیے۔

پھر نبی کریم ﷺ کی ایک اور عادت طیبہ کو سامنے رکھ کر سوال و جواب کا سلسلہ شروع کیجیے۔

نبی کریم حضرت محمد ﷺ نے بچّوں کو کون سے آداب سکھائے؟

آپ بچّوں سے سوال کیجیے۔ درست جواب دہرا کر تختۂ سیاہ پر لکھیے اور بچّوں سے drill کروائیے۔

سبق میں سے چند الفاظ چُن کر انھیں لکھنا سکھائیے۔ جیسے، کھیل، کارآمد، تحفے، بانٹنا، وغیرہ۔

اعادہ

''حفظ قرآن'' کے حصّے سے یاد شدہ آیات کو وقتاً فوقتاً دہرائیے۔ زبانی سوال و جواب میں اساتذہ خود اضافہ کرنا چاہیں تو ضرور کیجیے۔ بچّوں کو درس دیجیے کہ وہ بچّے جو آپس میں لڑتے ہیں، مار پیٹ اور گالم گلوچ پر اُتر آتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ ہمارے نبی ﷺ نے ہر معاملے میں آپس میں پیار محبت اور بھائی چارے کو مدنظر رکھا ہے۔

میل جول کے بارے میں بچّوں کو بتائیے کہ دوست کا دوست پر، ہمسائے کا ہمسائے پر، استاد کا شاگرد پر اور شاگرد کا استاد پر کتنا حق ہے تا کہ بچّے تشدد اور مار پیٹ سے دُور رہیں۔

صفحہ ۳۴ پر دیا گیا پیرا گراف ''نبی کریم ﷺ کی تربیت'' اسی سے متعلق ہے۔ اس کو زبانی یاد کروائیے۔ یہ نکات اساتذہ کی بھی تربیت کر رہے ہیں۔

مشق کے زبانی سوال جواب کروائیے۔

آداب سے متعلق دی گئی مشق بھی کروائیے۔

امّی ابّو سے پیار

ہمارے مذہب کی ایک عظیم بات ماں کا مقام ہے جو سب سے اعلیٰ اور سب سے منفرد ہے۔ یہ بھی بتایئے کہ پاؤں کے نیچے جنت ہونے کا کیا مطلب ہے؟

ماں باپ اور خاص طور پر بچّے کی زندگی میں ماں کی اہمیت اور کردار کو سمجھایئے۔ یہ تمام باتیں ذہن میں برقرار رہنا ضروری ہیں۔ یہی آخرت کی کمائی ہے۔ ماں کا بچّے کو جنم دینا ، پالنا ، بڑا کرنا ، تربیت دے کر اچّھا انسان بنانا ، سب نہایت مشکل کام ہیں جو وہ ہنسی خوشی کرتی ہے اور قربانی دیتی ہے۔

کتاب میں دیے ہوئے سبق کا پیراگراف پڑھا کر بچّوں سے گفتگو کی ایک سرگرمی کیجیے۔ بچّے بتائیں کہ ان کے امّی ابّو اور خاص طور پر امّی ان کے لیے کیا کیا کرتی ہیں؟

سب سے اہم سوال یہ ہے کہ وہ اپنی امّی کی خوشی کے لیے کیا کیا کرتے ہیں؟

بورڈ پر ایک لسٹ بناتے جایئے۔ بچّے پڑھ تو نہ سکیں گے لیکن بورڈ پر لکھا ہوا دیکھنے سے ان کی یادداشت پر اچّھا اثر پڑے گا۔ یہ ضرور یاد دلاتے رہیے کہ ماں کی خوشی اللہ کی خوشی ہے اور ماں کو خوش کرنے والا جنت سے اتنا قریب ہوتا ہے جتنا ماں کے پاؤں بچّے سے۔

گفتگو اور سوال جواب کے ذریعے سے اس موضوع کو جتنی طوالت دی جا سکتی ہے ، دیجیے۔

اچّھے کام

کچھ بنیادی باتیں اسلام کی روح ہیں جن کو یاد کروانا ، دہرانا اور بچّوں کو ان پر عمل پیرا کروانا ہمارا فرض ہے۔

جماعت میں بچّوں سے پوچھ کر ان کے اچّھے کاموں کی فہرست بنایئے۔ جو اچّھے کام کتاب میں ہیں ان کی بھی فہرست بنایئے۔ چار چار نکات کو ایک دن میں یاد کروایئے۔ آخری دن میں باقی ماندہ نکات یاد کروا کر سب نکات کا اعادہ کروایئے۔

کتاب کے صفحہ ۲۷ پر دی گئی مشق کے تمام نکات کو بورڈ پر لکھ کر حل کروایئے۔ اس طرح سب بچّوں کی شمولیت ہو جائے گی۔ پھر اعادہ کے طور پر اس کام کو بچّے اپنی کاپی میں کریں۔

خوش خط لکھیے:

یہ الفاظ پہلے اساتذہ خود بورڈ پر بڑے حروف میں تحریر کریں۔ تشدید ’ ّ ‘ کے بارے میں بتائیے کہ جس حرف کی آواز دہری ہو یا دو دفعہ نکلے اس پر تشدید لگاتے ہیں جیسے لفظ امّی کا ’م‘۔ جب بچّے لکھ رہے ہوں تو آپ ان کے ہاتھ کی حرکت پر نظر رکھیے۔ الفاظ کو درست طریقے پر لکھنا سکھانا ہے۔

بورڈ پر فلو چارٹ بنایئے۔ لفظ اچّھا مسلمان پڑھ کر بتایئے۔ پھر بچّوں کی مدد سے اچّھے مسلمان کی خوبیاں لکھیے خواہ ان کی تعداد کتنی بھی ہو۔

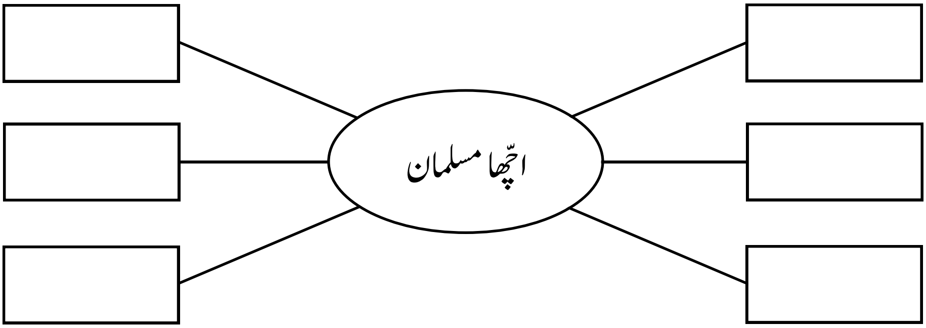

کتاب کی مشق ۳ کو کتاب میں ہی حل کروایئے اور کوئی سی چار خوبیاں لکھوایئے۔ لیکن بورڈ والا فلو چارٹ پورے کا پورا کاپی میں اُتروایئے۔ بورڈ پر لکھتے وقت آسان الفاظ کو تو لکھ دیجیے لیکن لکھائی کے لحاظ سے بتاتے ہوئے مشکل الفاظ کو صرف زبانی بتا کر چھوڑ دیجیے۔ کتاب میں دیے ہوئے ’’جملوں کا ذخیرہ‘‘ سے مدد لیجیے۔ مثلاً اس میں لکھا ہے ’’جھگڑا کرنا‘‘ یہ لکھائی کے لحاظ سے مشکل ہے اس کی جگہ لکھیے ’’لڑائی کرنا‘‘، اس طرح ہر جگہ لکھائی کے کام کو آسان بنایئے۔ ’’نماز پڑھنا‘‘ مشکل ہے، ’’نماز ادا کرنا‘‘ لکھوایئے۔ ’’قرآن پاک پڑھنا‘‘ کے بجائے ’’قرآن پاک کی تلاوت‘‘ لکھوایئے، ’ھ‘ کے الفاظ درست حرکت اور سمت کے ساتھ لکھنا مشکل ہے۔

صفحہ ۳۸ پر دی گئی مشق کو پہلے فلیش کارڈ پر لکھ کر کروا لیجیے۔ کام کی یکسانیت سیکھنے کے عمل کو روک دیتی ہے۔ اس لیے ایک بڑے کارڈ پر لکھیے: ’’آپ کے ماں باپ آپ سے خوش ہوں اگر آپ___________‘‘۔
باقی جملوں کے لیے الگ الگ کارڈ بنائیں جو چھوٹے ہوں جیسے:

جھوٹ بولیں	اچّھے بچّے بنیں

کسی کارڈ پر غلط بات اور کسی کارڈ پر درست بات لکھی ہو۔ ان کارڈز کو ہاتھ میں اُٹھا کر جماعت کو دکھا کر متعدد بار پڑھوا دیجیے۔ اب اس drill کے بعد بچّوں کو گروپ میں بانٹ کر یہ سرگرمی کروائیے ۔ضرورت کے مطابق sets تیار کر لیجیے۔ ہر سیٹ میں ایک بڑا کارڈ سرخی کے ساتھ اور چھوٹے کارڈ درست اور غلط باتیں لکھے ہوئے موجود ہوں گے۔ ان شاء اللہ یہ ایک بہت ہی دلچسپ سرگرمی ثابت ہوگی جو بچّوں کو متحرک کر دے گی۔

صفحہ ۳۸ پر دی گئی مشق میں ذخیرۂ الفاظ کی مدد سے جملے پورے کیجیے اور زبانی حل کروائیے۔ دیے گئے ذخیرۂ الفاظ پر نمبر ڈلوائیے جیسے :

مِل جُل ، اچھا ، مسلمان ، امّی اور ابّو ، پیار ، اسلام۔ وہ الفاظ جو پہلے جملے میں لکھنے ہیں ان پر نمبرا ڈلوائیے اور اسی طرح دوسرے الفاظ پر بھی نمبر ڈلوائیے۔ بچّوں کو سمجھائیے ، نمبرا الفاظ کی جوڑی نمبرا جملے میں ، نمبر ۲ دوسرے جملے میں ، اس طرح نمبر کے حساب سے جملوں کی خالی جگہ پُر کرتے جائیں۔ یہ ایک منفرد انداز کی سرگرمی ہے جو بچّے کو متنوع کام کرنے کی عادت ڈالے گی۔

ہدایات برائے اساتذہ جو اس صفحے پر ہیں ، ان پر بھی غور کیجیے۔

اسلام میں میل جول

ابھی تک بچّوں نے اسلام کے بہت سے اُصولوں اور نبی ﷺ کی شخصیت کے بارے میں سیکھا ہے۔

بچّوں کے ذہنوں میں یہ ڈالنا ضروری ہے کہ اسلام امن اور سلامتی کا دین ہے اور آپس کے میل جول اور محبت پر بہت زور دیتا ہے۔ مسجدوں میں جانے کا حکم بھی اسی لیے ہے کہ وہاں نمازی ایک دوسرے سے ملتے رہیں اور ان میں محبت بڑھے۔

اس سبق میں میل جول کے آداب سکھائے ہیں۔ مسلمانوں کو یہ سکھایا گیا ہے کہ جب دوستوں اور رشتہ داروں سے ملیں تو کہیں ''السلام علیکم'' اس کا مطلب ہے تم پر سلامتی ہو۔ لیکن اگر آپ اور زیادہ ثواب کمانا چاہتے ہیں تو پھر ''السلام علیکم ورحمت اللہ و برکاتہٗ'' کہیں۔ ہر لفظ کے ساتھ نیکیاں بڑھتی ہیں۔ بچّوں کو السّلام علیکم کہنے کی عادت ڈالیں لیکن اساتذہ جب جماعت میں آئیں تو بچّوں کو اس طرح مخاطب کریں ''السّلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہٗ''۔ اس طرح ان کو اگر خود کہنا مشکل ہے تو یہ الفاظ ان کے کانوں میں پڑتے رہنے سے ان کے لیے آسان ہوجائیں گے۔ ممکن ہے کہ کچھ بچّے جلد سیکھ لیں اور پورا سلام ہی کرنے لگیں ، ایسے بچّوں کو شاباش دیجیے۔

جواب

جس کو سلام کیا جائے اس کا جواب ہوتا ہے وعلیکم السلام و رحمت اللہ وبرکاتہ یا صرف وعلیکم السلام۔
سلام کرنے والا جب سلام کرتا ہے تو وہ کہہ رہا ہوتا ہے ''تم پر سلامتی ہو۔'' جواب میں سننے والا کہتا ہے وعلیکم السلام یعنی ''تم پر بھی سلامتی ہو۔''
بچّوں کو السّلام علیکم اور جواب ، دونوں کے معنی یاد کروا دیجیے۔ خود جماعت میں عملاً اس کا مظاہرہ کیجیے اور بچّوں کو بھی ہر آنے جانے والے کو سلام کرنے کی عادت ڈلوایئے۔

> نوٹ: بہت سے انگلش میڈیم اسکول good morning، good after noon کہلواتے ہیں۔ اپنی اقدار کا تحفظ اور معنی پر غور کرتے ہوئے جہاں تک ممکن ہو سکے انگریزی کے ان الفاظ سے گریز کروایئے۔

اس مشق کے بعد سبق کی طرف آیئے اور سبق کو پڑھ کر سنانے کے بعد سلام کے معنی اور اس کے جواب کے معنی سنیے۔
السلام علیکم کے بعد ملاقات کا دوسرا اہم قدم ہاتھ ملانا ہے۔ سلام ایک دعا اور ہاتھ ملانا محبت کا ایک اور طریقہ۔
اہم بات یہ ہے کہ اسلام سلامتی ، محبت ، خلوص اور باہمی معاشرت کا سبق سکھاتا ہے۔ رشتوں کو مضبوط کرنے کے لیے ایک اور طریقہ سلام کے ساتھ ہاتھ ملانا ہے جسے ''مصافحہ'' کرنا کہتے ہیں۔
بچّوں کو یاد کرایئے۔ (۱) سلام کیوں کیا جاتا ہے؟ (۲) ہاتھ کیوں ملایا جاتا ہے؟ (۳) کون سا ہاتھ بڑھایا جاتا ہے؟ سیدھا یا اُلٹا؟
سبق میں سے یہ تینوں نکات زبانی یاد کروایئے۔ جماعت میں بچّوں کو سامنے بلا کر اس کا مظاہرہ بھی کروایئے تاکہ درست طریقہ معلوم ہو جائے۔

اہم باتیں

۱۔ ہاتھ ملانے کے بھی آداب ہیں۔
(i) سیدھا ہاتھ ملانا ہے۔
(ii) ہاتھ گرم جوشی سے ملانا ہے۔ جماعت میں استاد مظاہرہ کرکے بتائیں کہ گرم جوشی سے ہاتھ ملانا کیسے ہوتا ہے اور بے دلی سے ہاتھ ملانا کیسے ہوتا ہے؟ ہاتھ ملاتے وقت مسکرانا بھی چاہیے تاکہ یہ احساس دیا جا سکے کہ ہمیں آپ سے ملاقات کرکے خوشی ہوئی۔

۲۔ باہمی محبت بڑھانے کا ایک اور طریقہ جو ہمارے نبی ﷺ نے بتایا، وہ یہ کہ ''تحفے دیا کرو۔'' تحفہ محبت کی نشانی ہے۔ تحفہ دینا اچھے اخلاق کا ثبوت ہے۔ جو تحفہ دے اس کا تحفہ قبول کر کے شکریہ ادا کرنا ضروری ہے۔ تحفے کا قیمتی ہی ہونا ضروری نہیں، تحفہ بہت چھوٹا سا اور کم قیمت بھی ہوسکتا ہے۔ کم قیمت تحفے کو بھی بڑا تحفہ سمجھنا چاہیے۔

یہاں بچّوں کو گفتگو میں شریک کر کے تحفے کے متعلق ان کی نفسیات جانیے۔ وہ خوب بولیں گے اور بہت معلومات دیں گے۔ ان کو کون کون تحفہ دیتا ہے، کس کس کو کیا کیا اب تک تحفے میں ملا ہے، ایک دلچسپ گفتگو چھڑ جائے گی۔

امدادی اشیا

پورے سبق کو پڑھایئے۔ اجتماعی پڑھائی بھی کروایئے۔ جماعت میں خالی ڈبوں کو تحفوں کی شکل میں پیک کر کے رکھیے۔ اس پر حضور ﷺ کی حدیث اور چند بچّوں کی دلچسپ رائے جو انھوں نے زبانی دی ہو، ان کے نام کے ساتھ لکھ کر ٹیگ لگایئے۔

کتاب کے صفحہ ۴۰ پر دیے گئے سبق کا ایک اور پیراگراف بچّوں کو سکھانے کے لیے بہت ضروری ہے۔ سبق کا یہ پیراگراف پڑھ کر سنایئے۔ بچّے آپ کے ساتھ ساتھ دہرائیں۔

اہم تشریح

بچّوں کو بتایئے کہ آپ کی امّی نے آپ کی انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا تھا، ایسے ہی اسلام اپنے ماننے والوں کو ہر قدم پر سنبھالتا ہے، سکھاتا ہے، تربیت دیتا ہے، کیسے اُٹھو بیٹھو، کیسے کھاؤ پیو، لوگوں سے کیسے ملو، لباس کیسا پہنو، کس طرح عبادت کرو۔

باہمی معاشرت کے بعد اب یہ بتایا جارہا ہے کہ گھر میں اور گھر سے باہر، اسکول میں یا کسی اور جگہ آپ کو کچھ لوگ اپنی عمر سے چھوٹے ملتے ہیں، کچھ بڑے ملتے ہیں۔ اسلام چھوٹوں سے محبت اور بڑوں کا ادب اور عزت سکھاتا ہے۔ اسکول میں چھوٹے بچّوں کو ستانے اور کمزور جان کر ان سے لڑنے کی ممانعت ہے۔ بچّے کمزور ہوتے ہیں، انھیں مدد کی ضرورت ہوتی ہے، لہٰذا بڑے بچّوں کو چاہیے کہ وہ ان سے پیار سے پیش آئیں اور ان کی مدد کریں۔ کتاب میں دی ہوئی حدیث نبوی ﷺ خوب یاد کروا دیجیے اور بچّوں کو بتا دیجیے کہ آپ وقتاً فوقتاً اس نکتے

کے حوالے سے بچّوں کا مشاہدہ کریں گے کہ اس حدیث اور سبق سے انھوں نے کیا سیکھا!

کتاب کے صفحہ ۴۱ پر دیے گئے سوالات کو زبانی حل کروا کر بچّوں سے کہیے کہ وہ خود درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

ان تینوں سوالات کو کتاب میں حل کروانے سے پہلے بورڈ پر حل کروائیے اور پھر کتاب میں اور اس کے بعد کاپی میں بھی کروائیے۔ اس طرح مشق نمبر ۳ کے تینوں جملے پہلے زبانی کروائیے پھر بچّے خود سے صحیح (✓) یا غلط (×) کا نشان لگائیں۔ اگر اساتذہ اس قسم کے کچھ اور جملے (✓) یا (×) کی مشق کے لیے کروانا چاہیں تو ضرور اضافہ کریں۔

صفحہ ۴۱ پر دی گئی ہدایات پڑھ کر ان کو عملی جامہ پہنائیں۔

خبردار!
جعلی اور چربہ کتابوں کی فروخت جرم ہے

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی نصابی یا غیر نصابی کتب خریدتے وقت نیا حفاظتی نشان ضرور دیکھیے۔ حفاظتی نشان میں موجود ذیلی خصوصیات اس بات کا ثبوت ہوں گی کہ یہ اصلی کتاب ہے۔

- مزارِ قائد کے گرد رنگ بدلتے بیضوی دائرے کو مختلف زاویوں سے دیکھا جائے تو اس کا رنگ نارنجی سے ہرے رنگ میں تبدیل ہوگا۔
- حفاظتی نشان کو اگر جِلد (سرورق) سے اُتارا جائے تو یہ با آسانی پھٹ جائے گا۔
- حفاظتی نشان کے بالائی اور زیریں حصّے اس طرح تراشے گئے ہیں کہ کوئی اسے اُتار کر دوبارہ استعمال نہ کرسکے۔
- حفاظتی نشان میں جہاں 'Rub Here' لکھا ہے اس جگہ کو کسی سکّے سے رگڑنے پر لفظ 'ORIGINAL' نمایاں ہوگا۔
- اس حصّے پر 'OXFORD UNIVERSITY PRESS' کے الفاظ نہایت چھوٹے سائز میں چھپے ہیں جو کسی عدسے کی مدد سے دکھائی دیں گے۔

جعلی کتابوں کی چند علامات یہ ہیں:

- غیر معیاری طباعت
- گھٹیا کاغذ
- چھپائی اور رنگ میں فرق
- ناقص چھپائی
- دھندلی عبارت اور تصاویر
- ناقص جِلد بندی اور کاغذ کی کٹائی
- کتب کی غیر معیاری شکل

اگر حفاظتی نشان موجود نہ ہو، پھٹا ہوا ہو یا تبدیل شدہ ہو، حفاظتی نشان پر موجود رنگ تبدیل نہ ہو رہا ہو، یا پھر لفظ 'ORIGINAL' سکّے سے رگڑنے پر نمایاں نہ ہو تو کتاب ہرگز قبول نہ کریں۔

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اگر آپ کو شبہ ہے کہ آپ کو نقلی اور بغیر حفاظتی نشان کی کتاب فراہم کی گئی ہے تو برائے مہربانی فوراً رابطہ کریں:

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، نمبر 38، سیکٹر 15، کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی۔ 74900، پاکستان

ٹیلیفون: 86-35071580 (21-92) • فیکس: 72-35055071 (21-92)

ای میل: central.marketing.pk@oup.com • ویب سائٹ: www.oup.com.pk • آپ ہمیں facebook پر دیکھ سکتے ہیں۔